سوال

والد صاحب چاہتے ہیں کہ بیٹی کے لیے خاوند بھی اپنی شہریت کا ہو، وہ ہمارے ہر قسم کے معاملات میں حکم چلانا پسند کرتے ہیں، کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ کوئی ایسی دلیل پیش کریں کہ لڑکی کو خاوند اختیار کرنے کا حق ہے چاہے وہ کسی بھی ملک کی شہریت رکھتا ہو صرف یہ ہے کہ وہ صالح اور نیک اور اچھی طبیعت کا مالک ہونا چاہیے ؟ میرے والد صاحب کا خیال ہے کہ بچی کو خاوند کے اختیار میں کوئی حق نہیں یہ حق صرف بچی کے والد کو ہے، لیکن میرے خیال میں وہ صرف اسے اختیار کریں گے جو ان کے ملک کی شہریت رکھتا ہو، کیا بچی کے لیے جائز ہے کہ اگر وہ مناسب شخص پالے تو اسے اپنا خاوند اختیار کرے جب کہ کفو بھی رکھتا ہے چاہے والد صاحب شہریت کی وجہ سے موافق نہ بھی ہوں ؟ اور پھر والد صاحب دین کے معاملہ میں بھی ایسا شخص اختیار کرینگے جو کہ ان کی خواہش کے مطابق ہو، وہ لوگوں کو اپنی طاقت وثروت اور نام دکھانا پسند کرتے ہیں، تو کیا ایسا ممکن ہے کہ کوئی ایسی دعا بتائیں جس کے پڑھنے سے والد صاحب کا اخلاق بہتر ہو جائے اور وہ ایک سہل پسند بن جائیں تا کہ معاملات کرنے میں آسانی پیدا ہو؟ تعاون کی دوخوست کی جاتی ہے ۔

جواب

الحمدللہ

اول :

جمہور علماء کرام کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ نکاح کی شروط میں ولی کا ہونا بھی ایک شرط ہے، عورت کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2127) کے جواب کا مراجعہ کریں ۔

اور ولی کے لیے سب سے زیادہ حقدار شخص والد ہی ہے، لیکن اگر اس میں ولی بننے کی اہلیت نہ ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ والد ولی بننے کا اہل نہیں تو پھر ولایت ساتھ والے میں منتقل ہو جائے گی مثلا دادا وغیرہ، اس مسئلہ کی تفصیل اور دلائل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (7193) اور (31119) کے جوابات کا مراجعہ کریں ۔

دوم :

صفات شرعیہ اور شروط جو کہ خاوند میں ہونا ضروری ہیں ان میں سب سے اہم دین ہے، جس کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت فساد اور فتنہ کھڑا ہو جائے گا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1005) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (1084) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (6942) اور (5202) کے جوابات کا بھی مراجعہ کریں ۔

سوم :

نکاح کی شرعی شروط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ہونے والی بیوی کی رضامندی بھی شامل ہونی چاہیے ۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ایم عورت (جوکہ پہلے شادی شدہ ہو) کی شادی اس سے اجازت لینے سے قبل نہ کی جائے، اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کی کہ اس کی اجازت کس طرح ہوگی؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کنواری) کی اجازت اس کی خاموشی ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4741) صحیح مسلم حدیث نمبر (2543).

اس طرح کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اسے کسی بھی شخص سے شادی کرنے پر مجبور کرے، اور اسی طرح لڑکی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ولی کی اجازت کے بغیر خود ہی شادی کرلے۔

لہذا صحت نکاح کے لیے ولی کی موجودگی شرط ہے، اور لڑکی جس سے نکاح نہیں کرنا چاہتی اسے اس کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، اور ایسا کرنے سے اسے نافرمان شمار نہیں کیا جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

والدین کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ بچے کا اس سے نکاح کریں جسے وہ نہیں چاہتا، اگر وہ نکاح سے رک جاتا ہے تو اس سے وہ عاق اور نافرمان شمار نہیں ہوگا، جس طرح اگر کوئی چیز نہیں کھانا چاہتا تو اس کا کھانا۔ الاختیارات ص (344)۔

چہارم:

آپ کے والد اور جس پر وہ قائم ہیں کے بارہ میں ہم یہ نصیحت کرینگے کہ:

اول:

ان کی غیر موجودگی میں ان کے لیے دعا کرنا، یہاں کوئی معین اور خاص دعا نہیں بلکہ آپ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالی ان کی اصلاح فرمادے، اور ان کا شرح صدر کردے۔

دوم:

والد کے کچھ دوست واحباب سے مدد و تعاون لیں یا پھر رشتہ داروں کے ذریعہ جن پر وہ بھروسہ کرتے ہیں کہ ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔

سوم:

حسب استطاعت اپنی زبان میں تقاریر کی کیسٹیں اور کتابیں حاصل کریں جن میں اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہو اور برے اخلاق کی نقصانات بیان کیے گئے ہوں، اور یہ اپنے والد کو کسی اچھے سے اسلوب کے ساتھ بطور ھدیہ پیش کریں ہوسکتا ہے اللہ تعالی اسے ان کی اصلاح کا سبب بنا دے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ آپ کو اپنی رضا اور محبوب کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم